مُسلمانو! اس رسالے کو خود پڑھو اہل و عیال و احباب کو پڑھاؤ
حق و باطل میں تمیز کرو اور ایک مذہب حق اہلِ سُنّت پر قائم رہو

عقائدِ اہلسنّت

المعروف

ظفر الاسلام

مصنّف

مداح الحبیب
مولانا جمیل الرحمن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
خلیفۂ اعلیٰ حضرت

مکتبہ اعلیٰ حضرت

Marfat.com

مسلمان معاشرے میں پڑھنے اور دوسروں کو
پڑھانے کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ تحریر

عقائد اہلسنت

المعروف

ظفر الاسلام

مصنف

مداح الحبیب خلیفہ اعلیٰ حضرت

مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ اعلیٰ حضرت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

موضوعِ کتاب: عقائد

نام کتاب: عقائد اہلسنت المعروف ظفر الاسلام

مصنف: مداح الحبیب خلیفۂ اعلیٰ حضرت
مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

سنِ اشاعت: 25-اگست 2004ء بمطابق
8-رجب المرجب 1425ھ

صفحات 32

ہدیہ -/15 روپے

مکتبہ اعلیٰ حضرت

الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اُردو بازار لاہور پاکستان
042-7247301-0300-8842540
E-mail:maktabaalahazrat@hotmail.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک سُنی استاد اپنے شاگرد پر منافقین زمانہ وہابیہ دیوبندیہ کی پوری حالت کا انکشاف مع ثبوت کے فرما کر ''عقائد اہل سنت'' کی تعلیم دیتا ہے۔

استاد: پیارے شاگردو! دین بڑی دولت ہے، جس کے پاس یہ نہیں وہ دونوں جہان میں ذلیل ہے، تم ہمیشہ پکے سُنی رہنا اور آج کل کے بد مذہبوں، گندم نما جو فروشوں سے سخت نفرت رکھنا۔

شاگرد: حضرت! بد مذہب کون لوگ ہیں؟ کیا سنیوں کے سوا اور کچھ فرقے ہیں؟

استاد: ہاں اب بہت فرقے نکل پڑے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر ''سخت بد مذہب'' ہیں اور بہت سے تو ''کفر'' کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ جیسے وہابی، غیر مقلد، رافضی، نیچری، قادیانی، گاندھوی۔

شاگرد: حضرت یہ تو فرمائیں وہابی کس کو کہتے ہیں؟ اور ہندوستان میں یہ کہاں سے آئے؟

استاد: نجد میں ایک شخص محمد ابن عبدالوہاب [(1)] 1209ھ میں ہوا جس نے حرم مکہ کو اصطبل ٹھہرایا اور علماء وسادات کے بچوں تک کے خونوں سے زمینِ حرم کو تر کیا۔ صحابہ و اہل بیت و شہداء کے مزارات اور گنبدوں کو توڑ کر پامال کیا اور علماء بلکہ جملہ مسلمانانِ حرمین طیبین کو مشرک بتا کر ان کا قتل واجب ٹھہرایا۔ حضور اقدس ﷺ کے ''روضۂ انور'' کا نام ''صنم اکبر'' یعنی سب سے بڑا بُت رکھا۔

اُس خبیث مردود کے معتقدوں کو ''وہابی'' کہتے ہیں۔ اُس شیطان نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ''کتاب التوحید'' رکھا تھا۔ جب یہ کتاب مولوی ''اسمٰعیل دہلوی'' کے ہاتھ لگی۔ تو انہوں نے اس کا خلاصہ اُردو زبان میں لکھا جس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا۔ جس میں رسول کریم ﷺ کو دل کھول کر گالیاں دیں۔ پھر دوسری کتاب

(1) اس کی اور اس کے مذہب کی تفصیل رد المختار علامہ شامی وسیف الجبار وبوارق محمدیہ اور تاریخ وہابیہ میں دیکھیے۔ ۱۲ نیز تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ کیجئے۔ (ادارہ)

Marfat.com

فارسی میں لکھی جس کا نام ''صراط مستقیم'' رکھا۔ چنانچہ ''اسمٰعیل دہلوی'' کو ''کابل'' کے سچے پکے مسلمانوں نے قتل کر کے اُس کے اصلی ٹھکانے پر پہنچا دیا۔

اس کی کتابوں اور نجدی عقائد کا ترکہ ''بعض دیوبندی'' لوگوں نے پایا۔ اُن دیوبندیوں کا ایک امام مولوی ''قاسم نانوتوی'' تھا، جس نے مدرسہ دیوبند کی بنیاد ڈالی اور وہ نبی ﷺ کے ''خاتم النبیین'' ہونے کا منکر ہوا۔ حضور ﷺ کی مثل چھ نبی اور طبقات زمین میں مانے۔ اور اس مضمون میں ایک ''رسالہ تحذیر الناس'' لکھا جس کا رد اُس وقت کے علمائے اہل سنت نے تحریر فرمایا اور زبانی مباحثوں میں بھی اس کو علمائے اہل سنت سے شکست نصیب ہوئی۔ وللہ الحمد

پھر مولوی ''رشید احمد گنگوہی'' اُچھلے۔ ان جناب نے تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی۔ امام الطائفہ ''اسمٰعیل دہلوی'' نے تو امکان کذب ہی مانا تھا یعنی خدا کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے مگر ''پدر اگر نتواند پسر تمام کندران'' جناب نے اپنے فتوے میں صاف لکھ دیا کہ ''بلکہ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے'' یعنی پناہ بخدا، اللہ عزوجل سے کذب واقع ہولیا، وہ جھوٹ بول چکا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اور حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والثناء کے متعلق تو کوئی دقیقہ اہانت اور بدگوئی میں اٹھا نہ رکھا۔ ان کے چند یہ رسالے ہیں:۔

''فتاویٰ میلاد عرس''، ''فتاوی رشیدیہ'' اور ''براہین قاطعہ'' یہ رسالہ اپنے ایک خاص شاگرد ''خلیل احمد انبیٹھی'' کے نام سے طبع کرا کے خود اس کی تصدیق کی۔ جو ان شناعتوں، خباثتوں، سفاہتوں سے لبریز ہیں۔ ''محمود حسن دیوبندی'' شاگرد ''رشید گنگوہی'' اُن کے بعد اچھے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو جاہل، شرابی، زانی وغیرہ وغیرہ سب مانا اور اپنے استاد ''رشید احمد گنگوہی'' کو رسول اللہ ﷺ کا مثل ونظیر وثانی تحریر کیا اور خود گاندھوی فرقے میں ''شیخ الہند'' مشرک پرست بنے۔ مرتے وقت جو ان کی حالت ہوئی، خدا مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے، پھر اُن سب کے نتیجہ ''میاں اشرف

Marfat.com

علی تھانوی'' اُبھرے۔ انہوں نے علم رسول ﷺ کو کُتے سوئر کے علم سے ملایا۔
دیکھو ان کی ''حفظ الایمان''، نیز ''بہشتی زیور'' کے گیارہ حصے لکھے۔ جس کے پہلے اور چھٹے حصے میں تو نہایت کفریات بکے اور بہت زہر اُگلا، یہاں تک کہ مقصود حاصل ہوا، اور مرید کو نئے کلمے ''لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ'' اور جدید درود ''اللھم صل علی سیدنا ونبینا اشرفعلی'' پڑھنے کی اجازت دے دی۔
اب وہابیت کا ہیڈ کوارٹر ہندوستان میں دیوبند ہے اور جہاں کہیں اُن کے معتقدین و مریدین ہیں، وہ سب دیوبند کی شاخیں ہیں اب سب سے آسان وہابی کی پہچان اور علامت یہ ہے کہ جو کوئی ان ذکر کردہ دیوبندیوں کو اپنا ''پیشوا یا عالم دین و صالح و متقی'' مانے یا ان کی یا ان کے مریدین و معتقدین کی کتابوں کو اچھا جانے وہ ''وہابی'' ہے۔

شاگرد: حضرت اگر اجازت ہو تو بندہ اپنے اطمینان قلبی اور معلومات کے لئے کچھ ذرا تفصیل سے دریافت کرے؟

استاد: بے شک ضرور تحقیق کرو تا کہ عقیدہ درست و مضبوط ہو کیونکہ دین و مذہب کی سچائی کا دارومدار عقائد صحیحہ اہل سنت و جماعت پر ہے۔

شاگرد: کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے؟ یا مثل اس کے اور بُرے کام کر سکتا ہے؟ مسلمان کا اس بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

استاد: استغفر اللہ۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ (1)، زنا، چوری، ظلم شراب خوری وغیرہ تمام عیبوں اور بُرائیوں سے پاک ہے اور جو شخص اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف کسی عیب کی نسبت کرے یا جھوٹ وغیرہ کسی برائی کو اللہ عزوجل کے لئے ممکن بتائے یا امکان کا شبہ بھی کرے تو یقیناً کافر و مرتد ہے۔
یہ عقیدہ ہے اہلسنت و جماعت کا مگر ''وہابی فرقہ'' اس کے خلاف ہے جیسا

(1) اس عقیدۂ اہل سنت کی تحقیق انیق اور اعتقاد وہابیہ کا رد کامل رسالہ سبحان السبوح میں دیکھئے۔

Marfat.com

امام الوہابیہ ''اسمٰعیل دہلوی'' نے رسالہ یکروزی صفحہ 145 میں یہ لکھ دیا کہ
''ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے''۔

یوں ہی ''رشید احمد گنگوہی'' نے ''براہین قاطعہ'' مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 6 میں لکھا کہ ''امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا، بلکہ قدماء میں اختلاف ہے''۔

یوں ہی ''محمود حسن دیو بندی'' نے ضمیمہ اخبار نظام الملک مراد آباد 25 اگست 1889ء میں لکھا کہ ''چوری، شراب خوری، جہل وظلم سے معارضہ کم فہمی ہے معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے''۔ (انتہیٰ بلفظہ)

شاگرد: کیا جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہو گا ان تمام غیبوں کا علم اللہ ﷻ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا یعنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیا عالِم مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ ہیں۔

استاد: بے شک اللہ ﷻ نے اپنے حبیب ﷺ کو جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہو گا تمام غیبوں کا علم (1) دیا ہے مگر ہاں ''وہابی فرقہ'' اس کا ''سخت منکر'' ہے۔

دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی صفحہ 254 پر (فتویٰ دیو بند) یہ جو کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء (یعنی تمام چیزوں کا) آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے'' (انتہیٰ بلفظہ)۔

پھر دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور صفحہ 48 ''جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا''۔ (انتہیٰ بلفظہ)

پھر دیکھو ''بہشتی زیور'' حصہ اول مصنفہ اشرفعلی تھانوی مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ

(1) مسئلہ علم غیب کی نفیس وکامل تحقیق جاء الحق کا مطالعہ کیجئے۔ یہ کتاب مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ (ادارہ)

Marfat.com

ملتان صفحہ 40 ''کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی (کفر و شرک ہے)''۔
نیز دیکھو'' فتاویٰ رشیدیہ'' مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی مصنفہ گنگوہی صفحہ
57۔ ''علم غیب کسی تاویل سے کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں''۔ (انتہیٰ بلفظہ)۔

شاگرد: حضرت میں نے سُنا ہے کہ وہابیہ حضور ﷺ کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانتے ہیں؟

استاد: ہاں وہابی کہتے ہیں کہ ''علم محیط زمین کا شیطان لعین کے لئے تو نص سے ثابت ہے''۔ اور حبیب خدا ﷺ کے لئے علم ماننے کو خلاف نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے لہٰذا وہابی شیطان کے علم کو علمِ رسول ﷺ سے زیادہ اور رسول اللہ ﷺ کا علم شیطان کے علم سے کم مانتے ہیں۔

دیکھو عبارت ''براہین قاطعہ'' مصدقہ گنگوہی مطبوعہ دارلاشاعت کراچی صفحہ
55۔ ''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کے علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔ (انتہیٰ بلفظہ)

شاگرد: حضرت! میرے ایک دوست ''عبدالرسول'' کہتے تھے کہ وہابی حضور ﷺ کے ''علم غیب'' کو کُتے اور سؤر وغیرہ کے علوم سے ملاتے ہیں؟

استاد: ہاں ''میاں عبدالرسول'' سلمہٗ نے تم سے سچ کہا، بے شک اس وقت کے وہابیوں کے گرو گھنٹال ''اشرفعلی تھانوی'' نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ملتان کے صفحہ 13 پر صاف لکھ دیا کہ جیسا علم غیب رسول اللہ ﷺ کے لئے مانا جائے، ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام حیوانوں، چوپائیوں، گائے، بیل، گدھے، کُتے، سؤروں کے لئے بھی حاصل ہے۔ رسول اللہ کی کیا تخصیص ہے۔ دیکھو عبارت،

Marfat.com

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔

شاگرد: کیا وہابی شفاعت وحمایت حضور ﷺ کے منکر ہیں؟(1)

استاد: ہاں وہابی منکر شفاعت وحمایت ہیں.

دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 20 میں صاف لکھ دیا ''اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی حمایت نہیں کرسکتا''۔

پھر صفحہ 22 پر اس سے بھی صاف لکھ دیا۔ ''کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا اور ہر کوئی اس معاملے میں اس کے روبرو اکیلا حاضر ہوگا کوئی کسی کا وکیل حمایتی بننے والا نہیں ہے''۔

پھر صفحہ 50 پر اور بھی صاف لکھ دیا کہ ''جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف کرنا ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر اب شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اللہ کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے''۔

پھر صفحہ 63 پر رسول اللہ ﷺ پر تہمت رکھتے ہوئے شفاعت کا صاف انکار کر دیا کہ ''پیغمبر نے اپنی بیٹی تک کو کان کھول کر سنا دیا کہ اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا''۔

شاگرد: کیا انبیاء علیہم السلام اللہ ﷻ کے پیارے ہیں؟ اور ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے؟ اور اُن کی معرفت سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے؟

استاد: بے شک یہ اہل سنت کا ایمان ہے، مگر ''وہابی فرقہ'' اس کا منکر ہے۔

---

(1) عزت وعظمت رسول ﷺ دیکھنا ہو تو ''الامن والعلیٰ اور شانِ حبیب الرحمٰن من آیات القرآن'' کا مطالعہ کیجئے۔

Marfat.com

چنانچہ ''تقویۃ الایمان'' صفحہ 4 میں لکھ دیا کہ ''انبیاء اولیاء اللہ کے پیارے ہیں ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور جتنا ہم اُن کو جانتے ہیں اللہ سے قرب حاصل ہوتا ہے سب خرافات ہے''۔

شاگرد: حضرت ! کیا عبدالنبی اور عبدالرسول ، نبی بخش، علی بخش ، حسین بخش، امام بخش ، پیر بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین نام رکھنا جائز نہیں؟

استاد: مسلمانوں کے یہاں تو ہمیشہ سے یہ نام رکھنا جائز بلکہ خوب ہیں اور عرب و عجم میں ان ناموں کے لاکھوں مسلمان ہوئے اور موجود ہیں۔ ہاں وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک یہ نام رکھنے والا کافر و مشرک و مردود ہے۔

دیکھو عبارت ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 16 اور 17 ''علی بخش، پیر بخش، عبدالنبی، غلام محی الدین و غلام معین الدین نام رکھنا شرک ہے۔

پھر دیکھو عبارت صفحہ 81 ''نبی بخش، علی بخش، امام بخش نام رکھنے والا مردود ہے'' (انتہی ملخصا)

پھر دیکھو عبارت ''بہشتی زیور'' حصہ اول کتب خانہ مجیدیہ ملتان صفحہ 41 (سرخی یہ ہے ''کفر و شرک کی باتوں کا بیان'') علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا (کفر و شرک ہے)''۔

شاگرد: کیا اللہ عزوجل کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں؟

استاد: بالکل غلط، رسول کو رسول، قرآن کو کلام اللہ اور اصحاب کو اصحاب اور آل کو آل اور غوث کو غوث اور پیر کو پیر ماننا چاہیے۔ علی ہذا القیاس ۔ ہاں وہابیوں نے کلمہ میں یہ اختصار کی صورت نکال لی ہے یعنی لا الہ الا اللہ بس ہے۔ محمد رسول اللہ کا ماننا بیکار بلکہ خبط ہے''۔ بلکہ کہتے ہیں ''اللہ کے سوا کسی کو نہ مان''۔

شاگرد: بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ نے نبی ﷺ کو اللہ عزوجل کے یہاں چمار سے بھی ذلیل بتایا ہے؟

Marfat.com

استاد: بے شک وہابیہ نے ایسا ہی لکھا ہے اور عزت والے حبیب ﷺ کو (معاذ اللہ) چمار سے ذلیل بتایا ہے۔[1]

دیکھو عبارت "تقویۃ الایمان" مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 30 "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (اس میں انبیاء اولیاء سب آگئے) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔

شاگرد: کیا رسول اللہ ﷺ کو مختارِ کل ماننا چاہیے؟[2]

استاد: بے شک رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم مختارِ کل ہیں، اللہ عزوجل نے ان کو اختیاراتِ کُلی عطا فرمائے ہیں لیکن فرقہ وہابیہ اس سے سخت جلتا ہے۔

دیکھو "تقویۃ الایمان" مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 70۔ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کے مختار نہیں" یعنی کچھ اختیار نہیں دیئے گئے"۔

شاگرد: وہابی فرقہ اللہ عزوجل کے لئے تو علم غیب ضرور مانتا ہوگا؟

استاد: ہاں مانتا تو ہے مگر جب چاہتا ہے غیب کو دریافت کر لیتا ہے۔

دیکھو عبارت "تقویۃ الایمان" صفحہ 40 مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے"۔

شاگرد: کیا انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں؟

استاد: نعوذ باللہ یہ ملعون عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا، بے شک انبیاء علیہم السلام، اولیاء، علماء رحمہم اللہ یہاں تک کہ شہداء مرتے نہیں بلکہ یَنقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں اُن کے تصرفات، کرامات، کمالات جس طرح کہ اس عالم میں تھے وہاں بھی بدستور جاری و باقی، بلکہ اکثر کے اعلیٰ واتم واکمل ہو جاتے ہیں قرآن کریم صاف صاف شہیدوں کو زندہ فرما کر بتاتا ہے کہ وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔

جب حبیب کریم کے غلاموں کو یہ شرف حاصل ہے، تو انبیاء ورسل علیہم السلام

(1) عزت وعظمتِ حضور دیکھنا ہو تو رسائل ذیل دیکھو تجلی الیقین والامن والعلی ۔۱۲

(2) مختار کُل ہونے کا ثبوت الامن والعلی میں دیکھو۔۱۲

Marfat.com

اور پھر سید المرسلین ﷺ کا کیا پوچھنا۔ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بے شک حضور حیات النبی ہیں، اور ان کے صدقہ میں اولیاء و علماء و شہداء بھی زندہ ہیں۔ اُن کو حیات ابدی ملتی ہے۔ خود حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اِنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ اللہ ﷻ نے زمین پر اجسام انبیاء کرام علیہم السلام کا کھانا حرام فرما دیا ہے۔

بلکہ حدیث سے یہ فضیلت طاعون سے شہید اور اس کے مؤذن کے لئے جو محض لوجہ اللہ اذان کہتا ہو ثابت ہے۔

ہاں فرقہ ملعونہ ''وہابیہ نجدیہ دیو بندیہ'' ہی کو خدا کی مار ہے کہ وہ محبوب خدا کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہتا ہے اور اس ملعون قول کے کہنے کی تہمت خود حضور ﷺ پر لگاتا ہے۔

دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 100 ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔

شاگرد: کیا رسول اللہ ﷺ کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا چاہیے؟

استاد: نعوذ باللہ! تمہاری اور سارے جہان کی عزتیں اور تمام مخلوق کی ماؤں اور باپوں اور بھائیوں کے مرتبے اگر ایک جگہ جمع کئے جائیں تو حضور ﷺ کی عزت کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ

نسبتِ خود بسگت کردم بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ہماری حالت تو یہ ہے کہ خود کو ان کے کُتے کے ساتھ بھی نسبت کرنا بے ادبی جانتے ہیں لیکن وہابی فرقہ واقعی ایسا بے باک، بے ادب، گستاخ گمراہ، شقی ہے، جو حبیب خدا ﷺ کے ساتھ دعویٰ ہمسری کرتا اور ان کو بڑا بھائی ٹھہرا کر خود حضور ﷺ کا چھوٹا بھائی بنتا ہے۔ جیسا ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور کے صفحہ 99 میں لکھ دیا کہ:

''انبیاء، اولیاء، امام، امام زادے، پیر، شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ

Marfat.com

بڑے بھائی ہوئے'' (انتہی بلفظہ)

بلکہ یہ ملعون فرقہ تو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو بے خبر اور نادان مانتا ہے دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 46 ''سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے بے خبر ہیں اور نادان''

بلکہ یہ جہنمی گروہ تو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو ناکارہ بکتا ہے۔

دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 52 ''اللہ کے زبردست ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے''۔

شاگرد: حضرت! یہ جو اذان میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا نام اقدس سُن کر انگوٹھے چومتے اور درود پڑھتے ہیں، اہل سنت کے یہاں درست ہے یا نہیں؟

استاد: ہاں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنے میں اظہارِ تعظیم حضور ﷺ ہے اور حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر حضرت خلیفہ اول امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت کریمہ ہے، نیز ''مشائخ کرام'' اور ''علمائے عظام'' نے اس عمل کے فوائد عظیمہ میں سے ایک نفیس فائدہ یہ بتایا ہے کہ اس کے عامل کو آنکھوں کی شکایت نہ ہوگی اور بصارت میں ترقی ہوگی اور اندھا نہ ہوگا، عرب و عجم کے تمام مسلمان اس کے عامل رہے اور ہیں اور اہل سنت کو ہمیشہ اس کا عامل رہنا چاہیے۔

مگر فرقہ ملعونہ وہابیہ اس کا ''سخت منکر'' اور دشمن ہے۔ چنانچہ سرغنہ طائفہ دیوبندیت جناب ''اشرفعلی تھانوی'' اپنے ''فتاویٰ امدادیہ'' میں اس عمل سنت کے منکر ہوئے جس کا ردِ کامل اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ایک رسالہ **نہج السلامہ فی حکم تقبیل الابھامین فی الاقامہ** ۱۳۳۳ھ میں تحریر فرمایا۔

ابھی زمانہ موجودہ کے ایک خفیہ غیر مقلد سری وہابی مولوی ''عبدالشکور [1] لکھنوی''

---

(1) اس مبارک عمل کے ثبوت میں رسالہ منیر العین فی تقبیل الابھامین مصنفہ امام اہلسنت مجدد ملت قدس سرہٗ کا ملاحظہ ہو جو بمبئی میں طبع ہوا تھا۔ نیز رسالہ فتاویٰ افریقہ صفحہ 55 پر اس مسئلہ کی تشریح مطالعہ کیجئے۔ ۱۲

Marfat.com

ایڈیٹر ''النجم'' نے اس فعل سنت کو بدعت سیۂ لکھ کو ترک کرنے پر بہت زور دیا ہے۔
دیکھو ''علم الفقہ'' جلد دوم صفحہ 24 مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنو 1330ھ ''(۱۰) اقامت میں نبی ﷺ کا نام سن کر انگوٹھوں کو چومنا بدعت سیۂ ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں اور اذان میں بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا''۔ (انتہٰی بلفظہ)

اس کے حاشیہ پر لکھا ''بعض احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ اذان میں نبی ﷺ کا نام گرامی سن کر انگوٹھوں کو چومنا چاہیے مگر کوئی حدیث ان میں جلیل القدر محدثین کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچی سب ضعیف ہیں''۔ آخر میں صاف لکھ دیا کہ ''اس کا ترک کرنا بہتر ہے''۔ (انتہٰی)

شاگرد: حضرت! غیر مقلد اور وہابی میں کس قدر فرق ہے؟

استاد: غیر مقلدین اور وہابیہ آپس میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں۔ عقائد ان کے اور ان کے ایک ہی ہیں صرف ظاہراً قدرے فرق ہے کہ وہابیہ حنفی بنتے ہیں آمین بالجہر ورفع یدین نہیں کرتے۔ ہاتھ زیر ناف باندھتے ہیں۔

اور غیر مقلدین ''عامل بالحدیث'' بن کر خود کو ''اہل حدیث'' کہتے ہیں، آمین بالجہر پکارتے، رفع یدین کرتے، سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں مجتہدین اربعہ یعنی چاروں اماموں سے نہایت نفرت رکھتے اور تقلید شخصی کو حرام بتاتے ہیں۔ بلکہ اکثر غیر مقلدین تو ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو گالیاں دیتے ہیں، بلکہ بعض ان کو کفر و شرک کا داغ لگاتے ہیں۔

غرض یہ کہ دیوبندی وہابی غیر مقلدین کو اپنا بھائی مانتے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز بتاتے ہیں۔ (1)

چنانچہ دیکھو ''فتاویٰ رشیدیہ'' مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 240 مصنفہ رشید احمد گنگوہی ''غیر مقلد سے تعصب اچھا نہیں کیونکہ وہ عامل بالحدیث ہے

(1) حالانکہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز منع و ناجائز ہے۔ دیکھو اس کی تحقیق میں رسالہ النھی الاکید مصنفہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

اگر چہ نفسانیت سے کرتا ہے"۔

پھر دیکھو "فتاویٰ رشیدیہ" مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 239۔ "عقائد میں مقلد اور غیر مقلد سب متحد ہیں اعمال میں اختلاف ہے"

نیز دیکھو غیر مقلدین کے سی، آئی، ڈی جناب "عبدالشکور لکھنوی" ایڈیٹر النجم کا رسالہ "علم الفقہ" جلد دوم صفحہ 92 "یہی حکم غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے یعنی مقلد کی نماز ان کے پیچھے بلا کراہت درست ہے خواہ وہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کریں یا نہ کریں"۔

پھر اسی کے حاشیہ پر لکھا "ہمارے زمانے کے بعض متعصب مقلدین غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے سنا، یا سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کر لیتے ہیں میری ناقص فہم میں یہ تعصب نہایت بُرا ہے اور غالباً جو شریعت کے مقاصد سے واقف ہے اس فعل قبیح کو جس سے امت میں افتراق پیدا ہو جائز نہ رکھے گا ہاں اگر کوئی غیر مقلد ہمارے امام صاحب کو بُرا کہتا ہو تو وہ ایک مسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق ہو جائے گا اس صورت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی مگر جائز پھر بھی رہے گی"۔ (انتہیٰ بلفظہ)۔

شاگرد: کیا محفلِ میلاد شریف اور اس میں قیام کرنے میں ثواب ہے۔ کرنا چاہیے یا نہیں؟

استاد: محفل میلاد شریف ادب و تعظیم و ذوق وشوق سے ہمیشہ کرنا چاہیے، اس میں بکثرت ثواب اور بزرگان دین نے اس کے بڑے بڑے فوائد دیکھے اور بیان کئے ہیں اور قیام کرنا اس میں مستحب و مستحسن ہے۔ یہی سبب ہے کہ حرمین طیبین و مصر و شام و یمن اور جمیع بلادِ اسلام میں اس عملِ خیر کو ہر تقریب شادی و غمی میں بجالاتے ہیں، خود مہاجر مکی حاجی امداد اللہ صاحب نے اپنے رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں صاف لکھ گئے۔

Marfat.com

"کہ محفلِ میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں"۔

لیکن "وہابی دیوبندیوں" نے اس عملِ خیر پر "کفر وشرک" کے دریا بہائے اور تمام زمین پر کسی مسلمان کو یہاں تک کہ خود اپنے پیر جی صاحب موصوف کو بھی کافر و مشرک و بدعتی ناری جہنمی بنائے بغیر نہ چھوڑا۔

چنانچہ دیکھو "تقویۃ الایمان" مطبوعہ مجتبائی صفحہ 57,56 "ربیع الاول میں محفل ترتیب دینے والا اور قیام کرنے والا (مسلمان نہیں)"

پھر دیکھو "فتاویٰ رشیدیہ" مصنفہ گنگوہی صفحہ 115"۔ پر مجلس مولود شریف اگرچہ کوئی امر غیر مشروع اس میں نہ ہو وہ بھی اس وقت میں ناجائز ہے"۔ (انتہی بلفظہ)

پھر دیکھو یہی "فتاویٰ رشیدیہ" مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 117۔ "شاہ ولی اللہ صاحب نے جو فیوض الحرمین میں مولد النبی کی حاضری لکھی ہے وہ کچھ اہتمام سے نہ تھی نہ وہاں شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور تھا"۔ (انتہی بلفظہ)

پھر دیکھو "فتاویٰ رشیدیہ" صفحہ 131 مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔ "مجلس مولود شریف جس میں روایات موضوعہ کا ذبہ نہ ہوں اس میں بھی شرکت منع ہے"۔

اس پر اور سخت ضلالت و خباثت یہ ظاہر کی کہ مجلس میلاد کو جنم کنھیا بتایا۔

لو دیکھو فتاویٰ میلاد مصنفہ "رشید احمد گنگوہی" طبع بار اول صفحہ 14۔ "یہ ہر روز اعادۂ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں"۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر ملعون کلمہ بکتا ہے کہ "ہندو تو سال بھر میں ایک مرتبہ کرتے ہیں یہ مسلمان وہ ہیں کہ ہر روز مولود ہندوؤں کے سانگ اور جنم کنہیا سے بھی بدتر ہے۔

پھر صفحہ 17 میں لکھا کہ "التزام مجلس میلاد بلا قیام و روشنی و تقاسیم شیرینی و قیودات لایعنی کے ضلالات سے خالی نہیں"۔ یعنی مجلس میلاد شریف اگر ایسی کی جائے

Marfat.com

کہ جس میں نہ قیام ہو، نہ روشنی، نہ تقسیم شیرینی، نہ فضول قیدیں ہوں، جب بھی گمراہی ہے۔

پھر اسی فتاویٰ میلاد طبع بار اول کے آخر میں ایک قصیدہ بھی درج کیا، جس کے چند اشعار یہ ہیں۔ ؎

خلافِ اہل شریعت ہے محفل میلاد　　خلافِ اہل طریقت ہے محفلِ میلاد
یہ کون کہتا ہے سنت ہے محفل میلاد　　کچھ اس میں شک نہیں بدعت ہے محفلِ میلاد
فقط ہوائے طبیعت ہے محفل میلاد　　تمہارے نفس کی شامت ہے محفلِ میلاد
فقیر ابھی نہ ہو خاموش ردِ بدعت سے　　کہ مصطفےٰ ﷺ کی اہانت ہے محفلِ میلاد

اس کے بعد ''بہشتی زیور'' کے چھٹے حصہ کی بھی سیر کرو، جس میں تھانوی جی نے محفلِ میلاد و قیام اور فاتحہ اور تیجہ دسواں اور چہلم اور عید کی سویوں اور شب برأت کے حلوے اور محرم میں کھچڑے یا شربت پر نیاز و فاتحہ شہداء سب کو بدعت اور کرنے والے کو بدعتی ناری جہنمی ٹھہرایا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سوائے چند دیو بندیوں وہابیوں کے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور بغداد و ترکستان و کابل و ہند وغیرہا میں جتنے مسلمان ہیں وہ سب کے سب اور نیز آباؤ اجداد اور جملہ مشائخ کرام و علمائے عظام دیوبندی فتوؤں سے کافر مشرک، بدعتی، ناری، جہنمی ہوئے اور پیر جی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ تو دیوبندی فتویٰ کی رو سے سخت مشرک واشد بدعتی ٹھہرے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

شاگرد: کیا رسول اللہ ﷺ یا حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر اور خیال بُرا ہے۔

استاد: نعوذ باللہ کیا بیہودہ سوال کرتے ہو؟ محبوبان خدا خصوصاً حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء کا ذکر و فکر ایمان ہے۔ خود اللہ ﷻ نے حبیب کے ذکر کو بلند کیا اور ان پر بلا تعیین وقت و بے شمار درود بھیجنے کا ہم کو حکم دیا، جس کا مقصود یہ ہے کہ تم کبھی اور کسی وقت بھی محبوب کی یاد و ذکر و فکر سے غافل نہ رہو۔

اپنی تمام عبادتوں کو ان کی یاد و ذکر و فکر سے زینت بخشی، اذان و اقامت، نماز، کلمہ وغیرہ سب میں ان کا ذکر لازم فرمایا اور ذکر سے فکر و خیال لازم ہے۔ اولیاء

Marfat.com

نے انہیں کے ذکر وفکر سے مراتب علیا پائے۔ ان کے نام پاک کے اوراد پڑھ کر ترقی درجات کا شرف حاصل کیا، اُٹھتے، بیٹھتے یارسول اللہ کے وظیفے پڑھے۔[1]

اور اب بھی بحمدہٖ تعالیٰ تمام مسلمان اسی پر عامل اور ذکر وفکر حبیب کے شاغل ہیں۔ مگر دیوبندیوں وہابیوں پر اس سے قہر کی بجلی گرتی ہے۔

دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 66 ''نام جپنا اُنہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے''۔

پھر دیکھو ''بہشتی زیور'' حصہ اول مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان صفحہ 41۔ ''کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا (کفر وشرک ہے)

اور دیکھو ''فتاویٰ رشیدیہ'' مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 68 ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ'' کا ورد بندہ جائز نہیں جانتا۔ صفحہ 32 ''اس وظیفہ کو ترک کردو بندہ اچھا نہیں جانتا''۔

پھر دیکھو ''فتاویٰ رشیدیہ'' مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 68 ''وردیا شیخ عبدالقادر جیلانی شئیا للہ حرام ہے''۔

نیز ''تقویۃ الایمان'' وغیرہ میں تو تصریح کردی گئی ہے کہ یارسول اللہ اور یا غوث کہنا، ان سے مدد مانگنا، دوہائی دینا سب کفر وشرک اور عام وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے۔

رہا ان محبوبان خدا کا فکر وخیال وتصور، تو وہ اس فرقہ ملعونہ کے نزدیک شرک، چنانچہ ''فتاویٰ رشیدیہ'' مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 217 میں ہے ''تصور شیخ اگر اس میں تعظیم ہو یا شیخ کو متصرف باطن مرید سمجھے موجب شرک ہے''۔

مگر دلی والے لال گرو نے تو ایسی کہی کہ ابوجہل وابولہب سے بھی ایسی نہیں کہی گئی، دیکھو ''صراط مستقیم'' مصنفہ اسمٰعیل دہلوی مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور کی ''فصل در مخلات نماز'' یعنی ان باتوں کا بیان جن سے نماز

(1) اس مسئلہ کے ثبوت میں رسائل ذیل مطالعہ کرو۔ برکات الامداد، انوار الانتباہ اور جاء الحق کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

میں خلل آجائے صفحہ 118 ''از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر ست وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است''۔

ترجمہ:۔ (نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر یا پیر کے مثل کوئی بزرگ گو جناب رسول اللہ ہی ہوں ان کا خیال کرنا اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے''۔ (نعوذ باللہ من ذالک) یہ ہے عقیدہ وہابیہ کا کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ یا کسی بزرگ کا خیال بیل اور گدھے کے سیال میں ڈوب جانے سے کتنے ہی درجے بدتر ہے الا لعنۃ اللہ علی الظلمین۔

شاگرد: حضرت یہ ''تقویۃ الایمان'' اور ''صراط مستقیم'' تو سخت ناپاک اور گندی کتابیں نکلیں۔ (1)

استاد: بے شک یہ کتابیں خبیث و مردود اور ان کا لکھنے والا اور ان کو اور ان کے مصنف کو اچھا جاننے والا سب کے سب مردود و خبیث مگر اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ۔

دیکھو گنگوہی جی کا فتاویٰ میلاد صفحہ 21 و 22 ''مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی عالم، صالح، مفتی بدعت کے قلع قمع کرنے والے، سنت کے جاری کرنے والے قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے، ولی، شہید، جنتی، مہبطِ رحمت الٰہی میں اور تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اگر کسی گمراہ نے اس کو برا کہا تو وہ ضال اضل ہے۔ کتبہ رشید احمد گنگوہی۔

''پھر دیکھو ''فتاویٰ رشیدیہ'' مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 85'' بندہ کے نزدیک سب مسائل تقویۃ الایمان کے صحیح ہیں۔''

یہ وہی رشید احمد گنگوہی ہیں جنہوں نے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو علمائے مدرسہ دیوبند کا شاگرد بتایا۔

(1) تقویۃ الایمان کا کامل رد الکوکبۃ الشہابیہ میں دیکھیں۔

Marfat.com

چنانچہ دیکھو براہین قاطعہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 30 مصدقہ گنگوہی صفحہ 26 ''ایک صالح (یعنی پرہیزگار) فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے آ گئی؟ آپ نے فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا عند اللہ ظاہر ہو گیا۔

شاگرد: اولیائے کرام رحمہم اللہ کا عرس کرنا کیسا ہے؟ اور اس میں جانے کے لئے کیا حکم ہے؟ اور انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے فریاد کرنا اور دور سے پکارنا کیسا ہے؟

استاد: اولیائے کرام رحمہم اللہ کا عرس [1] بہت خوب اور مفید اور معمولِ مشائخ کرام رہا اور ہے۔ اس میں صاحب عرس سے حصول برکات کے لئے حاضری خوش نصیبی، سعادت و موجب فلاح دنیا و آخرت ہے، یونہی محبوبان خدا سے مدد مانگنا دنیا بھر میں کوئی مسلمان جاہل سے جاہل بھی یہ سمجھ کر نہیں مانگتا کہ وہ فاعل حقیقی مستقل بالذات ہیں۔

بلکہ ہر مسلمان اللہ ﷻ کا محبوب مقبول، برگزیدہ سمجھ کر مانگتا ہے، اور اس کی خوبی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، مگر وہی جس کے دل میں محبوبان حق سے عداوت بھری ہو، جیسے ''دیوبندی وہابی'' کہ ان کے یہاں عرس کرنا حرام اس میں جانا حرام مزارات محبوبان حق کی زیارت کو جانا نادرست، انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ سے مدد مانگنا کفر و شرک، ان کو پکارنا اور ان کی دوہائی دینا شرک۔

چنانچہ دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ مجتبائی صفحہ 149 ''مکن پور، اجمیر، بہرائچ، بغداد، کربلا، نجف اشرف کو صرف قبروں کی زیارت کو سفر کر کے جانا درست نہیں''۔

پھر دیکھو ''بہشتی زیور'' حصہ اول مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان صفحہ 41 ''کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی اور کسی سے مرادیں مانگنا اور کسی نام کی

(1) ان امور میں کتب ذیل کا مطالعہ کیجئے۔ انوار الانتباہ: بریق المنار، جاء الحق

Marfat.com

منت ماننا اور کسی کی دوہائی دینا (کفر وشرک ہے)''۔

پھر دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ مجتبائی صفحہ 9 ''غریب نواز کوئی نہیں، اولیاء کی پھٹکار کسی کو نہیں ہوتی۔ نذر و نیاز نہ کرو یہ سب شرک کی باتیں ہیں''۔

پھر دیکھو ''تقویۃ الایمان'' مطبوعہ مجتبائی صفحہ 20 ''جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اب اُس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے''۔ اب دیکھو فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 103

''یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے　　　یارسولِ کبریا فریاد ہے

ایسے اشعار بایں خیال کہ حضور فریاد رس ہیں شرک ہے''۔ طرفہ تماشا یہ کہ وہابیہ دیوبندیہ جن کو اپنا مرشد بتاتے ہیں یعنی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمۃ، وہ اپنی مطبوعہ کلیات میں قصیدہ نعتیہ تحریر فرماتے ہیں جس کے بعض اشعار یہ ہیں۔

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ
مجھے دیدار تم اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشائش
کہ جب حرفِ شفاعت لب پہ لاؤ یارسول اللہ

یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدانِ شفاعت میں تم آؤ یارسول اللہ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یارسول اللہ

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ

Marfat.com

پھنسا ہے بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ

نیز بانی مدرسہ دیوبند جناب ''قاسم صاحب نانوتوی'' کا قصائد قاسمی دیکھئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ؂

ثنا کر اس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے | تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیٔ احمد | زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی | زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا | نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
گناہ [1] کیا ہے اگر کچھ گنہ کئے میں نے | تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
یہ سن کے آپ شفیع گناہگاراں ہیں | کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف | بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
یہ ہے اجابت حق کو تری دعا کا لحاظ | قضائے مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار
اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی | تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا | بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار
رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کا ناؤ | جو تُو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار

تو دہلوی، گنگوہی، تھانوی فتوؤں سے پیر جی اور نانوتوی جی پکے کٹے مشرک ٹھہرے، مگر نہیں نہیں۔ پیر جی کہیں خدا ایک ہے، تو سچ ہے، اور جہان بھر کے سنی کہیں خدا ایک، تو کافر ٹھہریں، نانوتوی جی رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی ختم نبوت سے انکار کر کے چھ نبی آپ کی مثل اور مانیں تو عین اسلام اور اہلسنت اپنے آقائے نامدار مدنی

---

(1) اس ڈھٹائی کو تو دیکھئے کیسی مونھ زوری کر رہا ہے گناہ کیا ہے اگر ہم نے گناہ کئے کہ اگر ہم گناہ نہ کرتے تو آپ شفیع کیسے بنتے، گویا ہم نے آپ کے شفیع رہنے کے لئے گناہ کئے ہیں غنیمت ہے کہ یہاں خدا سے مخاطب نہیں ورنہ اس سے بھی یہی کہتے کہ ہم نے اگر گناہ کئے تو گناہ کیا کیا۔ ہم گناہ نہ کرتے تو آپ غفار کیسے ہوتے (معاذ اللہ) آپ کی غفاری بنی رہنے کو ہم نے گناہ کئے ہم نے گناہ کچھ نہیں کیا۔۱۲

Marfat.com

تاجدار ﷺ کو یکتا، بے مثل و بے نظیر و خاتم النبیین مانیں، تو کفر و شرک وحرام

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِھِمْ

شاگرد: قبور سادات و علماء و اولیاء پر گنبد بنانا اور اس پر غلاف ڈالنا، وہاں روشنی کرنا اور قبور پر پھول ڈالنا اور شیرینی و طعام سامنے رکھ کر فاتحہ دینا اور کفن یا قبر میں شجرہ عہدنامہ وتبرکات بزرگانِ دین رکھنا یا کفن پر کچھ لکھنا، قبور پر حافظوں کو بٹھا کر قرآن پڑھوانا اور ختم بزرگان پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بس مختصراً فرما دیجئے کہ مسلمانوں کو کیا عمل کرنا چاہیے؟

استاد: سادات[1] و اولیاء و علماء کے مزارات پر عمارت و گنبد بنانا اور وہاں روشنی کرنا اور اس کو زینت دینا، قبور پر ہار پھول ڈالنا، ان بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی قبور پر چادریں (غلاف) ڈالنا اور کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا، سب کا ایصال ثواب کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ اسی طرح میت کی پیشانی پر بسم اللہ یا کلمہ طیبہ لکھنا یا کفن پر لکھنا اور کفن میں یا قبر کے طاق میں شجرہ وتبرکات رکھنا یقیناً جائز مفید اور صاحب قبر کے لئے وسیلہ نجات ہے، یوں ہی قبروں پر قرآن خوانی، اگر اس پر اُجرت نہ ٹھہرائی، تو بے شبہ جائز اور مستحسن ہے۔

اس سے اور ہر ذکر الٰہی و رسالت پناہی سے صاحب قبر کو اُنس حاصل ہوتا، دل بہلتا، وحشت دور ہوتی ہے اور ختم بزرگانِ قادریہ ونقشبندیہ وچشتیہ پڑھنا جیسا مشائخ کرام کا معمول رہا اور ہے۔ بے شک جائز اور حل مشکلات کے لئے نفیس موثر عمل ہے۔ ہاں خاندان نجدی میں یہ سب کفر و شرک و بدعت ہے۔

دیکھو ''تقویۃ الایمان'' صفحہ 56 و ''بہشتی زیور'' حصہ اول صفحہ 46 و حصہ دوم صفحہ 76 اور زمانہ حال کے ایک نئے کٹھل وہابی اُلٹے اُسترہ سے دین پاک کی حجامت کرنے والے میاں ''کفایت اللہ دہلوی'' کی کتاب تعلیم الاسلام نمبر 4 کہ ان کتب ملعونہ

(1) ان امور میں ذیل کی کتابیں مطالعہ کیجئے۔ بریق المنار، اہلاک الوہابین، احیات حیات الموات الحرف الحسن، انوار ساطعہ ۱۲۔

Marfat.com

میں ان تمام امور مستحبہ و مستحسنہ کو بدعت و کفر و شرک و حرام لکھا ہے۔

نیز فتاویٰ ''رشیدیہ مطبوعہ'' ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 154 دیکھو ''فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے۔ ہرگز نہ کرنا چاہیے''۔

نیز انہیں گنگوہی جی نے ''براہین قاطعہ'' میں فاتحہ پڑھنے کو وید پڑھنا بتایا ہے اور اللہ ﷻ مسلمانوں کو ان شیاطین وہابیہ دیوبندیہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

شاگرد: حضرت گیارہویں کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کرنا اور وہ نیاز کی شیرینی یا طعام کھانا کیسا ہے؟

استاد: حضور پیرانِ پیر دستگیر فریاد رس حاجت روا سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الوریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کو عرف میں گیارہویں شریف کہتے ہیں۔ جملہ خاص و عام اہل اسلام میں رائج و معمولِ مشائخ کرام ہے، بزرگوں نے اس عمل کے بہت فوائد بتائے ہیں لہٰذا ہمیشہ کرنا چاہیے اور نیاز کی شیرینی و طعام عمدہ تبرک ہے، ادب و تعظیم سے لینا اور کھانا چاہیے۔

ہاں فرقۂ روافض اور اس کا ''بھائی فرقہ'' وہابی اس کا سخت دشمن ہے، ان شیاطین کے نزدیک یا غوث کہنا شرک و کفر اور نیاز غوث اعظم حرام بلکہ نیاز کی چیز کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

دیکھو ''فتاویٰ رشیدیہ'' جلد دوم صفحہ 62 ''گیارہویں کی نیاز کی چیز کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے''۔ (ملخصا) مگر کوا کھانے سے نہ دل مردہ ہو، نہ سیاہ، بلکہ کھانا ثواب۔

دیکھو ''فتاویٰ رشیدیہ'' مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 597 ''جہاں زاغ معروفہ نہ کھیا جاتا ہو وہاں کھانا ثواب ہے''۔ (بلفظہٖ) عجیب بات ہے کوا کھائے تو ثواب ہو اور حضور غوث الثقلین کی نیاز کی چیز کھائے تو دل مردہ ہو، دیکھو یہ ہے وہابیہ دیوبندیہ کی حرام خوری حرام غلیظ خوار کوے کے اہل دیوبندی اور نفیس طیب تبرک کے

Marfat.com

اہل حضرات اہلسنت واللہ الحمد۔

ہمچو بلبل دوستی گل گزیں　　　تاشوی باخرمنِ گل ہمنشیں
زاغ چوں مُردار راشد ہم نفس　　　یار او مُردار خواہد بود و بس

شاگرد: کیا یہ وہابی جُدا جُدا عقیدے کفریات کے ایجاد کرتے ہیں؟

استاد: ہاں ہر ایک اپنی جدت طبع سے نئے نئے کفریات تراشتا ہے اور عداوت محبوبانِ حق میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ''محمود حسن دیوبندی'' نے ''گنگوہی'' کے مرکر مٹی میں ملنے پر مرثیہ لکھا، اس میں خود موسیٰ بن کر اس کی قبر کے ڈھیر کو طورِ ٹھہرایا۔ دیکھو مرثیہ گنگوہی صفحہ 17۔

تمہاری تُربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی

پھر گنگوہی کے کالے بندوں کو یوسفِ ثانی قرار دیا۔ صفحہ 11

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی

عبید جمع عبد کی بمعنے بندے اور سود جمع اسود کی بمعنی کالے، واہ ری وہابیت دیوبندیت خوب دیوبندی کی شرح کی یعنی گنگوہی دیو کے کالے کالے بدشکل دو سیاہ بندے تو یوسف ثانی ہیں اور حبیب خدا سید الانبیاء علیہ الصلاۃ والثناء کے ستھرے پاکیزہ نورانی بندے[1] بدعتی کافر مشرک،

یہ لو آگے بڑھ کر اور ترقی کی، گنگوہی جی کو حضور بانیٔ اسلام خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی بنادیا۔ دیکھو مرثیہ صفحہ 10۔

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعل ہبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

(1) ہر مسلمان بندہ رسول ہے اور جو بندۂ رسول ہے وہ بندۂ خدا ہے جو بندۂ رسول نہیں وہ بندۂ ابلیس دیکھو رسالہ اعجب العقاب۔

Marfat.com

تھانہ بھون میں حسد کا شعلہ بھڑکا

یعنی جب ''اشرفعلی تھانوی'' نے دیکھا کہ نبوت و رسالت تو میں چاہتا تھا مگر اس احمق نے اُسے گنگوہی کو پھنا دیا، فوراً توڑ کیا اور کتاب مسماۃ ''بسط البنان'' لکھ کر اس میں یہ اعلان کر دیا کہ ؏ ''با خدا داریم کار و با خلائق کار نیست'' یعنی ہمیں صرف خدا ہی سے کام ہے خلائق سے کچھ کام نہیں۔

ظاہر ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آل و اصحاب و اولیاء و مشائخ سب ہی خلائق میں آگئے، تو تھانوی جی نے ان سب سے اپنا کوئی علاقہ نہ مانا۔ واقعی یہ کیسی کھلی تقلید و تعمیل ہے امام الوہابیہ ''اسمٰعیل دہلوی'' کی۔ وہ پہلے ہی حکم لگا گیا تھا کہ ''اللہ کے سوا کسی کو نہ مان، اوروں کو ماننا محض خبط ہے''۔ تو کیا تھانوی جی کسی نبی رسول و غوث کو مان کر محض خبطی بنتے؛ پھر مزید برآں یہ کہ تھانوی جی کو آگے بڑھ کر خود نبی و رسول بننا اور کلمے میں اپنا نام داخل کرنا اور بلا تبعیت استقلالاً اپنے نام پر درود پڑھوانا تھا، اس لئے اس عمارت ملعون کی بنیاد ایسے لفظوں سے نہ اُٹھائی جاتی، تو پھر اور کیا صورت تھی۔ ہاں مثل امام الطائفہ کے اردو میں ویسا صاف صاف نہ کہا، بلکہ ذرا لپٹے ہوئے تاکہ سیفِ قلم اہلسنت کی ضربیں زبردست نہ پڑ جائیں، اور اس مصرع کے الفاظ میں ہوا خواہانِ وہابیت کو گنجائش فضول بحث و تاویل کی باقی رہے۔

لیکن جب آگے بڑھ کر نبوت و رسالت کے دعوے ہوئے تب تھانوی جی کے مفہوم اور اس مصرح کے معنے و مقصود کی قلعی صاف کھُل گئی اور قرائن اسی پر دال ہو گئے کہ تھانوی جی صاحب بول رہے ہیں ''ہمیں خدا ہی سے کام ہے رسول کریم و دیگر انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام و اصحاب و اہل بیت وغیرہا سے کچھ کام نہیں''۔ (مطلب و مفہوم تھانوی جی در مصرع)۔

تھانوی جی کے حمایتی یہاں یہ کہیں گے کہ یہ مصرع تو تھانوی کا نہیں، فلاں بزرگ کا ہے، تو ان پر اعتراض ہوا، اولاً یہ جواب نہیں بلکہ تھانوی کے سر الزام لے لینا ہے۔ ثانیاً ہر شخص کا مدعا ایک ہونا ضروری نہیں، ہم تو چونکہ تھانوی جی کی تہ تک پہنچے

Marfat.com

ہوئے ہیں لہٰذا اُن کی ہم نے کھول دی، بزرگ کی طرف نسبت پر پھولنا، اور قولین مسلم وکافر کا فرق بھولنا سخت بدعقلی نہیں تو کیا ہے انبت الربیع البقل جب مسلم کہے گا مجاز ہوگا، اور جب مشرک کہے گا اپنی حقیقت پر رہے گا۔ یونہی یہاں اگر کوئی مسلم کہے تو اس کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ خدا کے سوا اور محبان ومحبوبان خدا سے انکار کرتا اور اپنا علاقہ توڑتا ہے بلکہ یہ کہ وہ ان سے تعلق کو بھی خدا ہی سے علاقہ جانتا ہے کہ ؎

مردانِ خدا خدا نباشند   لیکن زخدا جدا نباشند

اس کا مقصود یہ ہے کہ اصل مقصود رب ﷻ ہے، انبیاء ورسل علیہم السلام واولیاء رحمہم اللہ سے علاقہ بھی اسی مقصود اصلی سے علاقہ کے باعث ہے، تو ان سے علاقہ یقیناً اس سے علاقہ ہے، تو یہ معنے ہوئے کہ رب ﷻ اور اس کے محبوں محبوبوں سے مجھے کام ہے، باقی خلائق سے مجھے کیا کام من بکار خویشم انہا بکار خویشند اور تھانوی جی کا یہ مقصود ہرگز نہیں ہوسکتا، کہ ان کے امام الطائفہ کے دھرم میں یہ شرک ہے۔

امام الطائفہ کا قول اوپر تم دیکھ چکے کہ "خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کا ماننا محض خبط ہے"۔ تھانوی جی بھلا اسمٰعیلی دھرم پر مشرک نہ ٹھہریں گے۔ اگر اپنا مقصود یہ بتائیں گے۔ پھر 1335ھ میں بڑھ بھس نے جوش دکھایا اور باکرہ کے ساتھ شادی کا ارادہ ٹھہرایا، اور اپنی باکرہ عورت کو (معاذ اللہ) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرار دیا۔

دیکھو رسالہ ماہوار "الامداد" ماہ صفر 1335ھ از تھانہ بھون "ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرفعلی) کے گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے آکر کہا کہ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا (کہ کمسن عورت اس کے ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور ﷺ کا سنِ شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے"۔ (انتہٰی بلفظہ)

یہ تو 1335ھ میں دیواریں بنائی تھیں۔ پھر 1336ھ میں عمارت تیار ہوگئی

Marfat.com

یعنی مرید کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْرَفُعَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا اَشْرَفُعَلِیْ کا اجازت نامہ بخشدیا۔

دیکھو رسالہ الامداد ماہ صفر 1336ھ ص 35 بس دلی مقصود پورا ہوگیا۔ یہ انتہا ہے اس ابتدا کی جو ''قاسم نانوتوی'' نے ''تحذیر الناس'' میں کی کہ حضور ﷺ کی مثل چھ نبی اور بھی ہیں اور اگر بالفرض آپ کے زمانے میں اور نبی موجود ہو تو ''خاتم النبیین'' ہوئے میں حضور ﷺ کے کچھ فرق نہ آئے، نیز حضور ﷺ کی خاتمیت کو مقام مدح میں ذکر کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین ہونے میں کوئی بھی بالذات فضیلت نہیں دیکھو ''تحذیر الناس'' مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 5۔

شاگرد: حضرت ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

استاد: بحمدہٖ تعالیٰ تم مسلمان ہو، عزت وعظمت محبوبان حق کی تمہارے قلب میں ہے اور اسی کا نام ایمان ہے۔

شاگرد: میرا اور ہر مسلمان کا ایمان صاف یہ بتاتا ہے کہ جس نے اللہ ﷻ ورسول ﷺ کی ادنیٰ توہین بھی کی، تو وہ بلاشک کافر و مرتد ہوگیا۔ اگرچہ کیسا ہی زاہد، عابد بنتا ہو۔ اور اس وقت ان وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے تو صاف روشن ہو گیا کہ انہوں نے کوئی دقیقہ اللہ ﷻ ورسول ﷺ کی توہین کرنے میں اُٹھا نہ رکھا، مثلاً:۔

(1) اللہ ﷻ کو جھوٹا ٹھہرایا۔

(2) اللہ ﷻ کیلئے شراب خوری وجہل وزنا وظلم وغیرہا تمام عیوب کرنا ضروری مانا۔

(3) نبی ﷺ کی صفت عظیمہ علم غیب سے صاف انکار کیا۔

(4) حضور ﷺ کے علم کو شیطان کے علم سے کم مانا۔

(5) حضور ﷺ کے علم غیب کو جانوروں کُتے سوئر وغیرہ کے علم سے ملایا۔

(6) شفاعتِ حضور ﷺ سے صاف انکار کیا۔

(7) وہ مسلمان جن کے نام عبدالنبی، عبدالرسول، غلام محی الدین، غلام معین

Marfat.com

الدین، محمد بخش، نبی بخش، علی بخش، حسین بخش، امام بخش، پیر بخش ہوں اُن کو کافر و مشرک بتایا، مردود لکھا۔

(8) اللہ ﷻ کے سوا کسی دوسرے کو خواہ پیغمبر ہو یا قرآن یا ملائکہ ماننے کو خبط کہا۔

(9) مخلوق میں تمام بڑے چھوٹے جن میں انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی آ گئے سب کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل مانا۔

(10) حضور ﷺ کے مختارِ کل ہونے سے صاف انکار کیا۔

(11) اللہ ﷻ کو بھی عالم بھی جاہل بتایا۔

(12) حضور ﷺ کو مر کر مٹی میں ملنے والا لکھا۔

(13) اور اس خبیث قول کی تہمت حضور ﷺ پر رکھی کہ خود انہوں نے ایسا فرمایا۔

(14) حضور ﷺ کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ٹھہرایا۔

(15) انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو عاجز، بے خبر، نادان، ناکارہ کہا۔

(16) اذان میں نام اقدس سُن کر انگوٹھے چومنے کو بدعت سیئہ کہا۔

(17) اس عمل مسنون کے ترک کو بہتر بتایا۔

(18) غیر مقلدین اور مقلدین کو عقائد میں متحد بتایا۔

(19) غیر مقلدین کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ٹھہرائی۔

(20) محفلِ میلاد شریف اور اس میں قیام کو بدعت و حرام و کفر و شرک جنم کنہیا کا سانگ بتایا۔

(21) اسی محفل اقدس کو شامتِ نفس، ہوائے طبیعت، مصطفےٰ ﷺ کی اہانت لکھا۔

(22) محرم اور عید شب برأت میں طعام یا شیرینی یا حلوے یا سویوں یا کھچڑے یا شربت وغیرہ پر نیاز و فاتحہ کو بدعت و ناجائز اور گمراہی بتایا۔

(23) وردِ نام اقدس نبوی کو شرک لکھا۔

(24) وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ حرام بتایا۔

(25) تصورِ شیخ کو موجب شرک لکھا۔

Marfat.com

(26) نماز میں حضور اقدس ﷺ کے خیال کو (معاذ اللہ) بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر بتایا۔

(27) ''تقویۃ الایمان'' جو سخت گندی، ناپاک، گمراہی وکفریات کی کتاب ہے اس کو نہایت عمدہ کتاب بتایا اور اس کے تمام مسائل صحیح مانے۔

(28) اس کے مصنف ''اسمٰعیل دہلوی'' کو قامع بدعت، حامی سنت، عالم، صالح، مفتی، عامل بالقرآن وحدیث، ولی، شہید، جنتی، مہبط رحمت الٰہی بتایا۔

(29) حبیبِ خدا ﷺ کو مدرسہ دیوبند کے عالموں کا شاگرد مانا۔

(30) عرسِ اولیاء رحمہم اللہ کو بدعت وحرام ٹھہرایا۔

(31) انبیاء علیہم السلام واولیاء رحمہم اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا۔

(32) یارسول اور یاغوث کہنے والوں پر حکم کفر وشرک جڑا۔

(33) بغداد، کربلا، نجف اشرف، اجمیر، مکن پور وغیرہ کو مزاراتِ اولیاء کی زیارت کے لئے جانا ناجائز کہا۔

(34) اولیاء رحمہم اللہ کی منت ماننے کو کفر وشرک لکھا۔

(35) مزارات اولیاء رحمہم اللہ پر غلاف اور چادر ڈالنا حرام بتایا۔

(36) حصولِ برکت وشفاء کے لئے مزاراتِ اولیاء رحمہم اللہ کی خاک بدن یا مونھ پر ملنے کو فعل بد کہا۔

(37) خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ یا کسی بزرگ کو بھی غریب نواز کہنا شرک قرار دیا۔

(38) نذر ونیاز کو شرک کہا۔

(39) نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فریاد واستغاثہ کو شرک بتایا۔

(40) یارسول کہنے کو شرک لکھا۔

(41) قبورِ سادات واولیاء وعلماء پر عمارت وگنبد بنانے کو سخت گناہ قرار دے کر گنبدِ رسول ﷺ اور گنبدِ صحابہ واہل بیت وگنبدِ غوث اعظم وگنبد خواجۂ اجمیر اور اسی طرح تمام بزرگوں کے مقابر اور گنبدوں کا ڈھانا ثواب ٹھہرایا، کیونکہ ہر گنبد

Marfat.com

بدعت اور ہر بدعت کو مٹانے میں ثواب ، تو ان کے نزدیک ہر گنبد کے ڈھانے میں ثواب۔

(42) کھانے پر قرآن پڑھنے کو وید پڑھنے کی مثل کہا۔

(43) قبر میں شجرہ وغیرہ رکھنے کو ناجائز بتایا۔

(44) حافظوں سے قبور پر قرآن پڑھانے والے کو کافر لکھا۔

(45) قبور پر پھول ڈالنے والے کو دوزخی ٹھہرایا۔

(46) ختم خواجگان پڑھنے والے کو کافر کہا۔

(47) کوّا کھانا ثواب بتایا۔

(48) نیازِ غوث الثقلین کے طعام و شیرینی کو قلب کو مردہ کرنے والا لکھا۔

(49) فاتحہ کو گمراہی والی بدعت ٹھہرایا۔

(50) گنگوہی کی قبر کو مثل طور بتا کر خود مثلِ موسیٰ علیہ السلام بنے۔

(51) گنگوہی کو حضور بانیٔ اسلام خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی نظیر اور مثیل ٹھہرایا۔

(52) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخت توہین کی۔

(53) کلمہ طیبہ میں بجائے نام اقدس کے اپنا نام (اشرفعلی) داخل کیا۔

(54) درود شریف میں **نبینا محمد** کی جگہ **نبینا اشرفعلی** کی اجازت دی۔

(55) نبی ﷺ کی مثل چھ نبی موجود ماننے اور ختم نبوت سے صاف [1] منکر ہو بیٹھے۔

پس میرا ایمان تو ان اقوال ملعونہ کو دیکھتے ہوئے ان تمام وہابیہ دیوبندیہ مذکورین پر صاف صاف بلا تامل حکم کفر لگاتا ہے اور یقیناً ہر مسلمان صاحب ایمان فوراً ان شیاطین کے لئے یہی کہدے گا کہ یہ سب کے سب گمراہ، کافر، مرتد ہیں اور جو ان کا مرید یا معتقد ہو یا ایسے بدمذہبوں، مرتدوں کو اپنا پیشوا، مقتدا، عالم دین، صالح، متقی مانے، وہ بھی انہی کی مثل گمراہ کافر و مرتد ہے۔ اس لئے کہ اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ یعنی کفر کے ساتھ راضی ہونا بھی کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اب جناب اس کے متعلق

---

(1) وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد کی پوری تفصیل دیکھنا ہو تو رسالہ **الاستمداد مع تکملہ**

Marfat.com

ارشاد فرمائیں اور میری غلطی سے مجھے آگاہ کریں۔

استاد: اللہ ﷻ تم کو ایمان میں یوں ہی مضبوط رکھے، تمہارے ایمان نے جو کچھ ان بد مذہبوں کی نسبت کہا بالکل حق و صحیح کہا، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تمام علمائے کرام حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ نے بالاجماع و بالاتفاق ان وہابیہ دیوبندیہ رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرفعلی تھانوی اور ان کے مریدین و معتقدین سب پر فتویٰ(1) کفر دے کر یہ لکھ دیا کہ مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ كَفَرَ یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب تم کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے چند احکام و ارشادات سناؤں جن پر مسلمان کو عمل اشد ضروری ہے۔ حبیب و محبوب واقفِ غیوب ﷺ نے مدتوں پیشتر ان بد مذہبوں کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور ان کی حالت اور شکل و صورت سب کچھ بیان(2) کر کے ہم کو حکم فرمایا کہ اِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ تم ان بدمذہبوں سے دور رہنا، اور انہیں اپنے سے دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں لَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ تم اُن کے ساتھ نہ کھاؤ پیو وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ نہ ان کے ساتھ بیٹھو وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو وَلَا تُكَالِمُوْهُمْ نہ ان سے بات چیت کرو وَلَا تُوَانِسُوْهُمْ نہ ان سے انس و محبت رکھو وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ نہ ان(3) کے ساتھ نماز پڑھو وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ اور نہ ان کے جنازوں پر نماز پڑھو۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں جو کسی بد مذہب سے اُسے دشمن ٹھہرا کر منہ پھیرے، اللہ ﷻ اس کا دل امان و ایمان سے بھر دے، اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل کرے، اللہ ﷻ جنت میں 100 درجے اس کے بلند فرمائے، اور جو کسی بد

(1) دیکھو حسام الحرمین عربی مع ترجمہ جس میں وہابیہ کے لئے علمائے حرمین شریفین نے بالاجماع کفر کے فتوے دیئے ہیں۔۱۲

(2) تفاصیل احکام و احادیث مع سند اگر دیکھنا ہوں تو فتاویٰ الحرمین تاریخ نجد و حجاز۔

(3) وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ بد مذہبوں سے نکاح حرام ہے اس کے ثبوت میں دیکھو ازالۃ العار۔۱۲

Marfat.com

مذہب کو جھڑکے، اللہ ﷻ اس کو بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور فرماتے ہیں کہ بد مذہب تمام جہان اور جملہ چوپائیوں سے بدتر اور جہنمیوں کے کُتے ہیں جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم وتوقیر کی، اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ پس جب تم کسی بد مذہب کو دیکھوتو اس سے ترش روئی کرو۔

پس دین و ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ تم ان احکام نبوی وارشادات مصطفوی پر عمل کرو اور تمام بد مذہبوں ''وہابیہ دیوبندیہ و روافض، قادیانی، نیچریہ، گاندھویہ'' وغیرہا سے سخت متنفر رہو، اوران کو اپنا سخت دشمن جانو، ان کے ساتھ دوستی، میل جول، نشست و برخاست، سلام وکلام کو حرام سمجھو، اوران کی کتابوں کو کفری زہر جانو کتب وہابیہ، دیوبندیہ مثلاً ''تقویۃ الایمان، نصیحۃ المسلمین، صبح کا ستارہ صراط مستقیم، براہین قاطعہ، فتاویٰ میلاد وعرس، حفظ الایمان، اصلاح الرسوم، بہشتی زیور، تحذیر الناس ،تعلیم الاسلام'' اور علاوہ ان کے جو رسالے اور کتابیں دیو بندیہ کے مریدین یا معتقدین کی تصانیف سے ہوں ان کو نہ خود پڑھو، نہ بچوں اور عورتوں کو پڑھاؤ، بلکہ دوسروں کو بھی ان سے سخت نفرت دلاؤ۔

اور معتبر کتابیں مثلاً بہارِ شریعت و دیگر تصانیف اہلسنت خصوصاً مصنفات اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت حامی شریعت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا مطالعہ کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ۔ مولیٰ جل و علا بطفیل اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے برادران اسلام کو وہابیہ دیوبندیہ اور نیز تمام بد مذہبوں کے شر سے محفوظ رکھے اوران کی ناپاک کتابوں سے اہل سنت کو بچائے اور مذہب اہل سنت پر ثابت قدم رکھے۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِ نَامُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

تمت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

مکتبہ اعلیٰ حضرت کی خوبصورت کتابیں

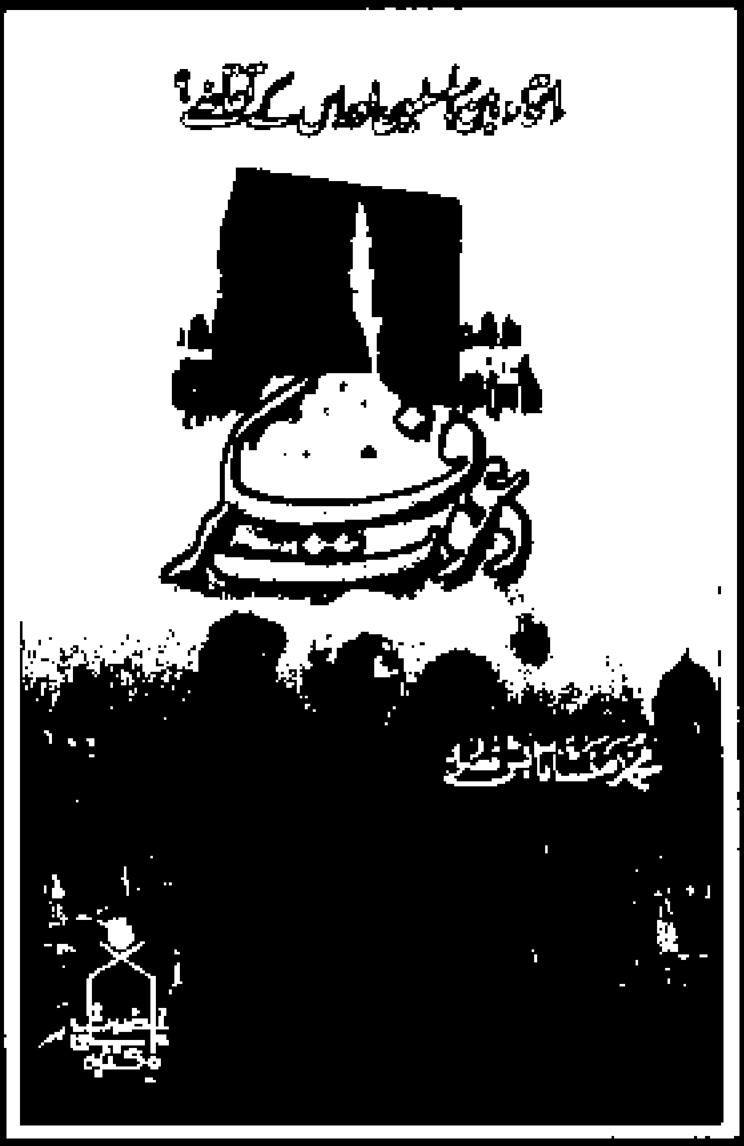

انوار الحدیث

نورانی واقعات

سیرت صدر الشریعہ

زلف و زنجیر

زلزلہ و تبلیغی جماعت

قرآنی بیانات

غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

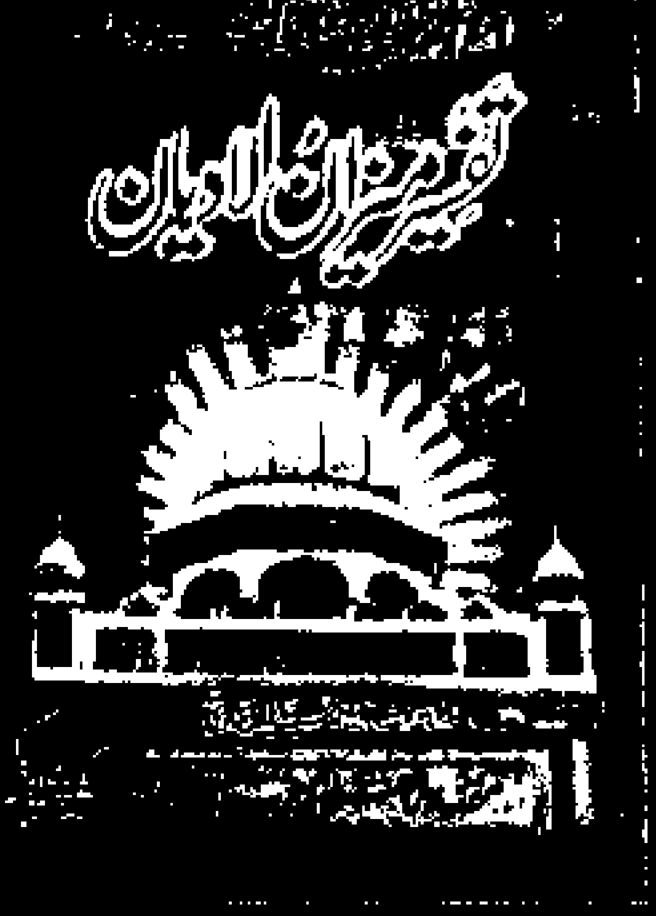

بہار شریعت

مکتبہ اعلیٰ حضرت

Marfat.com

مکتبہ اعلیٰ حضرت کی خوبصورت کتابیں
مکتبہ اعلیٰ حضرت
الشفاء
انوار الحدیث
نورانی واقعات
سیرت صدر الشریعہ
زلف و زنجیر
زلزلہ و تبلیغی جماعت
قرآنی بیانات
غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟
بہار شریعت
مکتبہ اعلیٰ حضرت

Marfat.com